مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی باقی رکعتوں میں قراءت کرلے توکیا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ چار رکعت والی نماز میں امام مسافر اور مقتدی مقیم ہو، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد تیسری اور چوتھی رکعت میں مقتدی کتنی دیر خاموش کھڑا رہے گا؟ اگر ان رکعتوں میں مقتدی نے قراءت کرلی، تو کیا حکم ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں تیسری اور چوتھی رکعت میں مقتدی سورۂ فاتحہ کی مقدار خاموش کھڑا رہے گا۔ ان رکعتوں میں مقیم مقتدی کا قراءت نہ کرنا واجب اور کرلینا مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہوتا ہے، لہٰذا اگر اس نے قراءت کرلی، تو اگر بھولے سے کی، تو نماز ہوجائے گی، سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا اور اگر جان بوجھ کر یا مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کی، تو نماز واجب الاعادہ ہوگی یعنی اس نماز کو دوبارہ سے پڑھنا واجب ہے۔

اس لئے کہ مقیم مقتدی ان رکعتوں میں لاحق کے حکم میں ہوتا ہے، اور لاحق اپنی بقیہ رکعتوں میں (قراءت کے معاملے میں) مقتدی کے حکم میں، اور مقتدی اگر امام کے پیچھے قراءت کرلے، تو اس کا وہی حکم ہوتا ہے جو اوپر مذکور ہوا، لہٰذا مقیم مقتدی کا بھی یہی حکم ہوگا۔

فتاوی رضویہ میں مقیم مقتدی کے متعلق ہے: ”وہ پچھلی رکعتوں میں کہ مسافر سے ساقط ہیں، مقیم مقتدی لاحق ہے۔۔۔ اور حکم اس کا یہ ہے کہ جتنی نماز میں لاحق ہے، پہلے اسے بے قراءت ادا کرے، یعنی حالت قیام میں کچھ نہ پڑھے، بلکہ اتنی دیر کہ سورہ فاتحہ پڑھی جائے محض خاموش کھڑا رہے۔“ (فتاوی رضویہ ملتقطاً، ج07، ص239، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

لاحق اپنی بقیہ رکعتوں میں مقتدی کے حکم میں ہے، اس حوالے سے مبسوط سرخسی، درمختار، بدائع الصنائع، حاشیۃ الطحطاوی اور حاشیۃ الشلبی وغیرہ کتب فقہیہ میں ہے، واللفظ للبدائع: ”وأما اللاحق كأنه خلف الامام ولهذا لا

قراءة عليه لا سهو عليه كما لو كان خلف الامام حقيقة "پھر لاحق تو گویا یہ امام کے پیچھے یعنی مقتدی ہے، اسی وجہ سے اس پر قراءت اور سجدہ سہو نہیں، جیسا کہ حقیقتاً مقتدی ہونے کی صورت میں ہوتا ہے۔ (مبسوط سرخسی، ج 01، ص 229، دار المعرفۃ- بیروت، لبنان) (در مختار مع رد المحتار، ج 01، ص 595، دار الفکر، بیروت) (بدائع الصنائع، ج 01، ص 247، دار الکتب العلمیہ بیروت) (حاشیۃ الطحطاوي علی مراقی الفلاح، ص 309، دار الکتب العلمیۃ بیروت-لبنان) (حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، ج 01، ص 214، المطبعۃ الکبری الأمیریۃ- بولاق، القاہرۃ)

بہار شریعت میں ہے: "لاحق مدرک کے حکم میں ہے کہ جب اپنی فوت شدہ پڑھے گا، تو اس میں نہ قراءت کریگا، نہ سہو سے سجدۂ سہو کریگا۔" (بہار شریعت، ج 01، ص 589، مکتبۃ المدینۃ کراچی)

شرح الوقایۃ میں ہے: "فاللاحق وإن لم يكن له إمام حقيقة، فله إمام حكما، فإنه التزم أن يؤدي جميع صلاته خلف الامام، فإذا اسبقه الحدث فتوضأ وبنا، يجعل كأنه خلف الامام حتى يثبت له أحكام المقتديين كحرمة القراءة" لاحق کا اگرچہ حقیقتاً امام نہیں ہوتا، لیکن حکماً امام ہوتا ہے، کیونکہ اس نے مکمل نماز امام کے پیچھے ادا کرنے کا التزام کیا تھا، لہذا جب اس کو حدث لاحق ہوا، اور اس نے وضو کر کے بِنا کی، تو اسے اب بھی امام کے پیچھے قرار دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے لئے مقتدیوں والے احکام ثابت ہوں گے، جیسا کہ قراءت کا مکروہ تحریمی ہونا۔ (شرح الوقایۃ لصدر الشریعۃ، ج 02، ص 133، دار الوراق- عمان، الأردن)

اور مقتدی اگر امام کے پیچھے قراءت کرلے تو کیا حکم ہوگا؟ اس کی تفصیل کے حوالے سے در مختار میں ہے: "وانصات المقتدی" اور مقتدی کا خاموش رہنا واجب ہے۔

مذکورہ عبارت کے تحت حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار میں ہے: "فلو لم ينصت وقرأ يجب عليه اعادة الصلاة، ولا يتأتى فی حقه السهو ان قرأ سهوا، لانه لا سهو على المقتدی، حلبی" لہذا اگر مقتدی خاموش نہ رہا اور اس نے قراءت کی، تو اس پر نماز کو دوہرانا واجب ہے، اور اگر اس نے بھول کر قراءت کی، تو اس کے حق میں سہو کا حکم نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی پر اپنے سہو سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوتا، حلبی۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، ج 02، ص 147، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "فلو قرأ خلف إمامه كره تحريما ولا تفسد في الأصح ولا يلزمه سجود سهو لو قرأ سهوا، لأنه لا سهو على المقتدي، وهل يلزم المتعمد الاعادة؟ جزم ح وتبعه ط بوجوبها" لہذا اگر مقتدی نے امام کے پیچھے قراءت کی، تو یہ مکروہ تحریمی ہوگا، اور اصح قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی، اور مقتدی

نے اگر بھول کر قراءت کی، تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ مقتدی پر اپنے بھولنے کے سبب سجدہ سہو لازم نہیں، اور کیا جان بوجھ کر قراءت کرنے والے پر اعادہ لازم ہوگا؟ تو ح (یعنی امام حلبی) نے اعادے کے واجب ہونے پر جزم فرمایا ہے اور ط (یعنی علامہ طحطاوی) نے اعادے کے واجب ہونے میں ان کی اتباع کی ہے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 01، ص 470، دار الفکر بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0547

تاریخ اجراء: 28 رمضان المبارک 1446ھ / 29 مارچ 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net